

امام احمد رضا - نیوٹن اور آئن سٹائن

☆ ڈاکٹر عبدالنعیم عزیز - ۱۰۴، جون - بریلی شریف

مختصر امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ العزیزہ، ولادت - ۱۸۵۹ء وصال - ۱۹۴۱ء کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں البتہ لائق غور و فکر ضرور ہے۔ ان کی ہمہ جہت شخصیت پر جس قدر بھی غور و فکر کیا جائے گا اسی قدر ان کی شخصیت کے پہلو اور زاویے سامنے آتے چلے جائیں گے۔ حجاب پر حجاب اٹھتے چلے جائیں گے اور ہر پردے میں ان گنت جلوے نظر آئیں گے اور علم و تحقیق کے نئے نئے ابواب واہوں گے۔

امام احمد رضا نے علیہ السلام اور تجدید دین ہی کے حوالے سے ستر پچھتر سے اوپر نقلی و عقلی علوم و فنون پر ایک ہزار سے زائد کتب و رسائل تصنیف فرمائے اور علم و تحقیق کو نئی نئی جہتوں سے آشنا کیا۔ ان کی ہر تصنیف سچائی کا آئینہ، علم اور تحقیق کا گنجینہ ہے اور اس سے ان کے کارنامہ تجدید کی شعاعیں پھوٹی نظر آتی ہیں۔

امام احمد رضا کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے عقلی علوم و فنون بالخصوص سائنس اور ریاضی کو علوم دینیہ خصوصاً فقہ کا خادم بنا دیا۔ قانونی رضویہ کی بارہ جلدوں میں اس حقیقت کو دیکھا جاسکتا ہے کہ انہوں نے فقہی مسائل کی تشریح و توضیح میں کس طرح لوگارٹم (Logarithms) اسپینٹیل سیریز (Exponential Series)، الجبرا، ٹریگنومیٹری (Trigonometry) مثلث کروئی (Spherical Trigonometry) علم کیمیا (Chemistry) علم طبیعیات (Physics) میں روشنی (Light) اور صوت (Sound) نیز ارضیات (Geology) علم الحیوانات (Zoology) علم نباتات (Botany) اور میڈیکل سائنس (Medical Science) وغیرہ کا استعمال کیا ہے۔

امام احمد رضا کو سائنسی علوم - دین اور علم دین کی خدمت اور تحفظ ناموس رسالت و عشق مصطفیٰ علیہ السلام کے طفیل عطا ہونے تھے۔ امام احمد رضا نے کسی بھی سائنسی اصول اور نظریہ کو اس وقت تک تسلیم نہیں کیا جب تک اسے قرآن و سنت کی کسوٹی پر پرکھ نہیں لیا کیونکہ قرآن وحدیث کے علوم کے علاوہ سارے علوم و فنون اقدام و خطا (Trial & Error) کے مرحلے سے گزرتے رہتے ہیں۔

امام احمد رضا نے جس علم و فن کو اسلامی اصول و نظریہ سے متصادم پایا اس کا سختی سے رد کیا

اور غیر اسلامی تھیوری اور نظریہ پیش کرنے والے سائنس دانوں کا تعاقب فرمایا۔ امام احمد رضا نے مخالف کارنامی کے پیش آمد و اصولوں اور نظریوں کی روشنی میں کیا۔

امام احمد رضا نے متعدد مشرقی علماء و فلاسفہ کے علاوہ متعدد مغربی سائنس دانوں کا بھی رد فرمایا ہے۔ اور ان کا بہت ہی سختی اور تیزی سے تعاقب کیا ہے۔ امام احمد رضا کے ان متعاقبین میں گیلیلیو، برشل، کپلر، کوپرنیکس، آئزک نیوٹن، البرٹ ایف، پورن اور البرٹ آئن سٹائن کے اہم قابل ذکر ہیں۔ البتہ مغربی سائنس دانوں میں نیوٹن اور آئن سٹائن کی ریاضیاتی اور سائنسی خدمات بہت زیادہ ہیں اور یہ دو نام دنیائے سائنس میں بہت زیادہ مشہور، مستند اور معتبر ہیں۔ امام احمد رضا نے ان دونوں میں نیوٹن کا خصوصیت کے ساتھ رد اور تعاقب کیا ہے۔

آئزک نیوٹن (Issac Newton) :-

آئزک نیوٹن ۱۶۴۲ء میں وولس تھروپ (Wolls thrope) انگلینڈ میں پیدا ہوا۔ اس نے ٹریینی کالج، کیمبرج (Trinity college, Cambridge) میں تعلیم حاصل کی۔ اس نے ایک چیز سے سب گرتے ہوئے دیکھا تو نظریہ کشش ثقل (Law of Gravitation) دریافت کیا۔ اس نے حرکت کے تین بنیادی اصول (Newton's laws of Principles) بھی پیش کیے۔ نیوٹن نے علم طبیعیات (Physics) کے تمام شاخوں میکینکس (Mechanics)، حرارت (Heat)، نور (Light)، صوت (Sound)، بجلی (Electricity) اور مٹناطیسیت (Magnetism) پر کام کیا اور اپنے اصول و نظریے پیش کیے۔ نیوٹن کو جدید سائنس کا بانی بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی دو کتابیں (۱) پرنسپیا (Principia) لیٹن زبان میں اور نور و روشنی (optics) پر اس کی کتاب (۲) اپنی سیزم (Opticism) بزبان انگریزی بہت مشہور ہیں۔ نیوٹن کو اس کے سائنسی کاموں کی وجہ سے 'سر' (Sir) کا خطاب بھی دیا گیا تھا۔

نیوٹن کے نظریات کا رد: امام احمد رضا نے نیوٹن کا کھل کر اور نام لیکر رد و تعاقب کیا ہے۔ اس سلسلے میں امام احمد رضا کی تہذیب "نور زمین در حرکت زمین" دیکھنے کے لائق ہے۔

نیوٹن کا نظریہ جاذب (Newton's universal law of Gravitation)

" Every body in this universe attracts every other body with a force which is directly proportional to the product of their masses and unversely proportional to the square of the distance between their centres."

یعنی کائنات میں ہر جسم ایک دو سرے کو ایک قوت کے ساتھ کھینچتی ہے جو دونوں اجسام کے مقدار کے ضرب کا باواسطہ متناسب ہوتا ہے اور ان کے بیچ کی دوری کے مربع کا معکوس متناسب ہوتا ہے۔

اسی بات کو امام احمد رضا نیوٹن کے حوالہ سے اس طرح لکھتے ہیں: "ہر جسم میں دوسرے کو اپنی طرف کھینچنے کی ایک قوت طبعی ہے جسے جاذبہ یا جاذبیت کہتے ہیں اس کا پتہ نیوٹن کو ۱۶۸۷ء میں اس وقت چلا جب وہ ہاے بھاگ کر کسی گاؤں گیا۔ باغ میں تھا کہ درخت سے سیب ٹوٹا اے دیکھ کر سلسلہ خیالات چھوٹا جس سے قواعد کشش کا بھیسو کا پھوٹا۔" (نور مبین در رد حرکت زمین ص ۳۱) نوٹ :- اے کے لئے حاشیہ میں امام احمد رضا نے نیوٹن کے نظریہ جاذبہ کے لئے کتاب "اصول علم طبعی" صفحہ ۷۵ کا حوالہ دیا ہے۔

امام احمد رضا نیوٹن کا رد و تعاقب اس طرح فرماتے ہیں: "اقول سیب گرنے اور جاذبیت کا آسب جانگے میں علاقہ بھی ایسا ہی لزوم کا تھا کہ وہ گر اور یہ اچھا کیونکہ اس کے سوا کوئی سبب ہو سکتا ہی نہ تھا۔" (نور مبین در رد حرکت زمین ص ۳۱) آگے پھر تحریر کرتے ہیں:-

"اولاً۔ عقلائے عالم اشغال میں میل نقل مانتے ہیں کیا وہ میل اس کے گرانے کو کافی نہ تھا یا میل نہ جانا، یوں نہ سمجھ سکتا تھا کہ ثقل کے استقرار کو وہ حمل چاہیے جو اس کا بوجھ سہارے۔ سیب وہی ٹوٹے گا جس کا علاقہ شاخ سے ضعیف ہو جائے وہ کمزور تعلق اب اس کا بوجھ نہ سہار سکے ورنہ کبھی نہ ایک ساتھ ٹوٹ جائیں۔ ادھر تو صغیرت علاقہ کے سبب شاخ سے چھوٹا ادھر اس سے نرم تر ملا، ہوا کا ملاء اسے کیا سہارتی لہذا اس سے کثیف تر ملاء اور کار ہوا کہ زمین ہو یا پانی کیا اتنی سمجھ نہ تھی یا بطلان میل پر کوئی قطعی دلیل قائم کرنی اور جب کچھ نہیں تو جاذبیت کا خیال محض ایک احتمال ہوا۔ محتمل مشکوک بے ثبوت بات پر علوم کی بنا رکھنا کار خرد مند الی است۔"

ثانیاً۔ لطف یہ کہ یہی ہیأت جدیدہ والے جا بجا ثقل میں میل نقل مانتے مخفی میں میل علو لکھ جاتے ہیں اور نہیں جانتے کہ یہ میل جاذبیت کا سارا میل کاٹ دے گا۔ جب ثقل اپنے میل سے گرتا سیب کا ٹوٹنا جاذبیت پر کہاں دلالت کرتا ہے۔ یہ یقین و احتمال و طریق استدلال و منصب مدعی و سوال سے ان کی ہوا قبی ہے۔ معلول کے لئے علت درکار ہے جب ایک کافی دوانی علت موجود اور تمہیں بھی مسلم ہے تو اسے چھوڑ کر دوسری بے ثبوت کی طرف اسے منسوب کرنا کون سی عقل ہے۔ بالفرض اگر علت کا فیہ معلوم نہ ہوتی تو بار دلیل کسی شے کو علت بتا دینا مردود ہوتا ہے۔ وہاں پہ کہنا تھا کہ علت ہمیں معلوم نہیں نہ یہ کافی علت موجود مسلم ہوتے ہوئے اس سے فرار اور دوسری پر بے دلیل قرار۔ جاذبیت کے

رد کو ایک یہی بس ہے۔ یہاں سے ظاہر ہوا جاؤ بیت پر ایمان بالغیب انہیں مجبوراً میل طبعی کے انکار پر لانا ہے۔ اگرچہ وہ مادنی سے کہیں مقتر ہوں اگرچہ وہ بے دلیل منکر ہوں اور میل طبعی کا ثبوت بلکہ احتمال ہی جاؤ بیت کو باطل کرنا ہے کہ جب میل ہے جاؤ بیت کی کیا حاجت اور اس کے وجود پر کیا دلیل؟ یہ تقریر بعض دلائل آئندہ میں طوطا خاطر ہے۔

رد سوم۔ اقول نمبر ۲۰۵ فرض کروم کہ سبب گرنے سے زمین پر جاؤ بیت کا آسب آیا مگر اس سے شمس میں جاؤ بیت کیسے سمجھی گئی جس کے سبب گردش کا طومار باندھ دیا۔ کیا اس پر بھی کوئی سبب گرتے دیکھایا یہ ضرور ہے کہ جو کچھ زمین کے لئے ثابت ہو آفتاب میں بھی ہو۔“

(فوز مبین در رد حرکت زمین ص ۹۳-۹۵)

تبصرہ ۵: امام احمد رضا نے بڑے منطقیانہ انداز میں اسی اصول کی روشنی میں نیوٹن کے نظریہ کا رد کیا ہے جس اصول کو بنیاد بنا کر نیوٹن نے کشش زمین کا نظریہ پیش کیا ہے۔

چونکہ آئزک نیوٹن نے جاؤ بیت (Gravity) کے لئے نافریت (Repulsion) کو لازم قرار دیا ہے۔ جیسا کہ اصول علم طبعی نامی کتاب میں مسٹر نیوٹن کا یہ قول مندرج ہے اور امام احمد رضا اس کا حوالہ اس طرح دیتے ہیں:- ”ہر جسم بالطبع دوسرے کے جذب سے بھاگتا ہے اس قوت کا نام نافرہ بارہ، دافعہ، محرک، نافریت ہے۔“ (فوز مبین در رد حرکت زمین ص ۳۲)

امام احمد رضا نے نافریت کا بھی رد فرمایا ہے۔ لکھتے ہیں:-

”جاؤ بیت تو سبب کے گرنے سے پہچانی یہ کاہے سے جانی شاید سبب گرتے میں نیچے دیکھا تو زمین تھی اس کا جذب خیال میں آیا اور دیکھا تو سبب شاخ سے بھاگتا پایا یوں نافرہ کا ذہن لڑا حالانکہ نیچے لانے کو ان میں ایک کافی ہے دو کس لئے؟“ حدائق العلوم میں کہا کہ برابر سطح پر گونی پھینکیں تو بالطبع خط مستقیم پر جاتی ہے یہ نافرہ ہے۔ پھینکیں میں اس کا جواب ہے آہستہ رکھیں کہ جنس نہ ہو تو بال بھرنہ سر کے گی۔ جہاں سطح پوری بیول میں نہ ہو تو ذہال کی طرف ڈھلکے گی۔ پھر کہا نکلیا میں پتھر باندھ کر اڑائیں چھوٹ کر سیدھا زمین پر آئے گا یہ نافرہ ہے۔ اقول یہی بات آگئی جو ہم نے ان کی دانش پر گمان کی تھی کہ نیچے دیکھا تو جذب سمجھے اور نگاہی تو اسے بھول گئے۔ فرار پر فرار ہوا۔“

(فوز مبین در رد حرکت زمین ص ۳۲)

تبصرہ ۶: نافریت کے رد کے بعد امام احمد رضا تحریر کرتے ہیں:

”تم جاؤ بیت کیلئے نافریت لازم مانتے ہو کہ وہ ہوا اور یہ نہ ہو تو کھنچ کر وصل ہو جائے اور ہم نافریت باطل کر چکے تو جاؤ بیت خود ہی باطل ہو گئی کہ بطلان لازم بطلان ملزم ہے۔“

(فوز مبین در رد حرکت زمین ص ۹۵)

امام احمد رضائے جاہلیت (Gravity) کے رد میں متعدد دلیل دی ہیں۔ ان دلائل میں منطقی ریاضی و ہیئت (Astronomy) کا بھی استعمال کیا ہے۔

آزک نیوٹن نے اپنے نظریہ جاذبہ یا ثقل اضافی (Force of Gravity) کے سلسلے میں مدوجزر کا نظریہ (Viewpoint of Tide) بھی بطور تائید پیش کیا ہے۔ امام احمد رضائے کتاب "فوز مبین در رد حرکت زمین" میں مدوجزر کے نظریہ کو رد کیا ہے اور نیوٹن کا تعاقب فرمایا ہے۔ نیوٹن نے مدوجزر کا ہونا جذب قمر کو قرار دیا ہے۔ امام احمد رضائے نیوٹن کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

"ہر شبانہ روز میں دو بار سمندر میں مدوجزر ہوتا ہے جسے جوار بھانا کہتے ہیں۔ یہ جذب قمر کا اثر ہے و لہذا جب قمر نصف النہار پر آتا ہے اس کے چند ساعت بعد حادث ہوتا ہے۔ آفتاب کو بھی اس میں دخل ہے و لہذا اجتماع و مقابلہ نیرین کے ذریعہ دن بعد سب سے بڑا مد ہوتا ہے مگر اثر خمس بہت کم ہے۔"

تبصرہ:- نیوٹن کے مطابق ۲۳ گھنٹے ۵۰ منٹ کے وقفہ کے دوران ہر شبانہ روز دو بار سمندر میں جوار بھانا آتا ہے کیونکہ ۲۳ گھنٹہ ۵۰ منٹ میں زمین ایک بار چاند کے حوالہ سے گھوم جاتی ہے۔ دو متواتر مدوں (جوار) کی بلندی میں عدم مساوات پائی جاتی ہے لیکن یکے بعد دیگرے مدوں کی بلندی تقریباً برابر ہو جاتی ہے یہ بھی قمر کے خط جدی (Tropic of Caprion) خط استوا (Equator) یا خط سرطان (Tropic of Cancer) پر قمری یوم کے دوران ہونے کے مطابق ہے۔ مہینہ کے دوران دو سب سے بڑے مد ہوتے ہیں (ہر پونے چند روز دن بعد) جن کی بلندی عام مد سے تقریباً ۲۰ فیصد زیادہ ہوتی ہے یہ ماوناور ماہ کاٹل (Full Moon) سے مطابقت رکھتے ہیں۔ اسی طرح دو سب سے چھوٹے جزر (بھانا) اس وقت ہوتے ہیں جب چاند اور سورج زمین کے لحاظ سے ۹۰° پر ہوں۔ قمری ماہ (Lunar month) میں چاند ایک بار زمین کے نزدیک ترین ہو گا اور اس دن سب سے بڑا مد ہو گا اور اسی طرح ایک دن دور ترین ہو گا جس پر سب سے چھوٹا جزر ہو گا۔

اب دیکھئے امام احمد رضائے کا رد کس طرح فرماتے ہیں:-

"(۱) چاند تو زمین کے ایک طرف ہو گا دوسری طرف پانی کس نے کھینچا۔ یہ تو جذب نہ ہو ارفع ہوا۔"

(ص ۵۰)

(۲) کہہ زمین کو آب و خاک کا مجموعہ قرار دیا گیا ہے اور جذب صرف آب پر ہوتا ہے جو گزشتہ بیان کی نفی ہے۔

مزید فرماتے ہیں:- "دیکھو تمہارے زعم میں جذب خمس سے زمین گھومتی ہے تو تینوں جز خاک و آب

وہاں کو ایک ساتھ یکساں متحرک مانتے ہونہ کہ سب ایک دوسرے سے جدا ہو کر چلیں۔

(فوز زمین دور حرکت زمین ص ۵۱)

اسی طرح متعدد دلائل سے نیوٹن کے نظریہ مدیہ جزر اور جذب و کشش کے نظریات کا ردِ قیاس کیا ہے۔

اسی مدیہ جزر کے سلسلے میں امام احمد رضا صاحب لگا کر یہ نتیجہ نکالتے ہیں :-

"قاعدہ نیوٹن اگر صحیح ہے تو قمر پر جذبیت خمس بہ نسبت جذبیت ارض $\frac{1}{5000}$ ہونی چاہیے۔ اور بھی بہت نادر۔ اکثر اوقات اس سے بھی کم۔ زمین سے قمر کا بعد البعد ۲۵۱۰۹۴ میل ہے اور خمس سے زمین کا بعد البعد ۳۱۹۷۹۳۴۱۹ میل فرض کیجئے۔ خمس اپنے بعد اقرب پر ہے اور قمر اجتماع میں اپنے بعد البعد پر کہ خمس ارض سے فاصلہ قمر میں سب سے کم تھا تاہم کی صورت ہے۔۔۔۔۔" (ص ۱۰۳)

آخر میں یہ نتیجہ نکالتے ہیں :-

"یعنی خمس اگر قمر کو اپنی طرف ایک میل کھینچتا ہے تو زمین اپنی طرف پانچ ہزار میل اور تقریر ردِ جنیم شامل کئے سے تو جذب زمین کے مقابل جذب خمس گویا صفر رہ جائے گا اور زمین کا جذب العارض و مزاحم کا کام فرمائے گا اور شک نہیں کہ یہ جذب ہزاروں برس سے جاری ہے اور وہ کیا ہے کہ قمر ابھی تک زمین پر گرنہ پڑا۔ اگر جذبیت صحیح ہوتی ضرور کب کا گر چکا ہوتا تو جذبیت محض مہمل خیالی ہے۔"

(ص ۱۰۳/۱۰۴)

نیوٹن کے اس قول کی رد میں کہ "اگر زمین کو اتنا دبا جائے کہ مسام بائیکل نہ رہے تو اس کی مساحت ایک انچ مکعب (one Cubic foot) سے زیادہ نہ ہوتی۔" (ص ۷۰)۔

امام احمد رضا تحریر کرتے ہیں :

"اہل انصاف دیکھیں سرور دنیاات جدیدہ نیوٹن نے کیسی صریح خارج از عقل بات کہی۔ کہ وہ زمین اگر دہ رب ایک انچ مکعب رہ جائے تو اولاً یہ سارا کہہ جو کہ گھریوں میل میں پھیلا ہوا ہے صرف ایک لاکھ دس ہزار پانچ سو بانوے (1,10,592) ذروں کا مجموعہ ہو۔ ہر ذرہ ہال کی نوک کے برابر۔۔۔۔۔ پورے ساٹھ کھینچے۔ بس یہ کائنات قطر زمین کی ہوتی اور اب ایک انچ طول کی خاک میں گن لہجے اتنے ذرے فی الحال موجود ہیں تو باقی ۸ ہزار میل کا نقطہ کہاں سے بنا؟" (ص ۷۱)

اسی طرح مساب لگا کر امام احمد رضا بتاتے ہیں :-

"جب قطر میں ساٹھ ہی ذرے ہوئے اور وہ ۲۰۰ اور ہے اور زمین کا رچہ قطر یہ ۶۶ میل کے قریب ہے یعنی ۶۵،۹۳۲۳ میل کہ نصف قطر معدل ۳۹۵۶،۵۴۳ میل ہے تو سب اس سمٹنے کے بعد پھیل کر

حالت موجود ہو چکی۔ ہر ذرہ دوسرے سے ۱۳۶ میل کے فاصلے پر ہوتا تو زمین محسوس ہی نہ ہو سکتی۔“
(ص ۷۱)

امام احمد رضا نے ریاضی کی روشنی میں نیوٹن کے نظریہ کا کیسا مدلل رد کیا ہے۔
فوز بین میں نیوٹن کے اور نظریات کا رد کیا ہے اور زبردست تعاقب کیا ہے۔ امام احمد رضا کے رد و تعاقب کی خوبی یہ ہے کہ مخالف اپنے دعوے میں جس علم و فن کی کتب سے دلیلیں دیتا ہے وہ اسی علم و فن سے اس کا رد فرماتے ہیں۔

۲۔ امام احمد رضا اور البرٹ آئن سٹائن کا رد و تعاقب

البرٹ آئن سٹائن :- البرٹ آئن سٹائن ۱۴ مارچ ۱۸۷۹ء میں بمقام اولم مغربی جرمنی میں پیدا ہوا۔ اسے ۲۰ ویں صدی کا عظیم سائنس دان تسلیم کیا گیا ہے۔ اس نے ریاضی اور علم طبعیات (Physics) کی مختلف شاخوں بالخصوص روشنی (Light) اور الیکٹرانکس (Electronics) و ایٹمی تعمیر و ترمیم پر کام کیا ہے۔ اسے ”روشنی کی کوآٹم تعمیر و ترمیم اور فوٹو ایکٹرک اثر کے اصول (Photoelectric effect) کی کھوج پر ۱۹۲۱ء میں نوبل پرائز (Noble Prize) دیا گیا۔

یہ نظریہ اضافیت (Theory of Relativity) اور توانائی کے مساوات $E = Mc^2$ یعنی توانائی = مقدار \times حرکت^۲ یعنی space توانائی = مقدار \times حرکت \times حرکت
E سے مراد ہے توانائی (Energy)۔ M سے مراد ہے جسم کا مقدار اور C سے مراد ہے حرکت۔ وہ ۱۹۳۳ء میں امریکہ گیا اور وہیں ۱۹۵۶ء میں اس کا انتقال ہوا۔

کتاب ”فوز بین در حرکت زمین“ میں امام احمد رضا نے اس کا نام تو نہیں لیا ہے لیکن اس کے نظریہ اضافیت (Theory of Relativity) کا رد طبع کیا ہے۔ آئن سٹائن کے نظریہ اضافیت کے مطابق دو اشیاء میں ایک دوسرے کی بہ نسبت متضاد نسبت ہے مثلاً دو آدمی آمنے سامنے ہیں تو ایک کا دایاں ہاتھ دوسرے کے بائیں ہاتھ کی طرف ہوگا۔ اسی طرح آدمی چمچ منہ کی طرف منہ کھڑا ہے تو اس کی پشت پورب کو ہوگی اور سمت بدل دینے سے رخ بدل جائے گا وغیرہ وغیرہ۔

امام احمد رضا نے اس کا یہ کو مطلقاً نہیں مانا ہے بلکہ نشر و طمانا ہے اور اس کے لئے دو قسمیں بتائی ہیں۔ (۱) اعتباری محض جس کے لئے کوئی منشا واقع میں متعین نہیں۔ (۲) جس کے لئے نفس الامر میں منشاء متعین ہو۔ انہوں نے اشیاء کی منتہی کی مثال دی ہے کہ چند چیزیں رکھی ہوں تو جس طرف سے بھی گنا جائے گا اسے نمبر ایک کہا جائے گا اور آخر والے کو آخر اور اگلے طرف سے گنیں گے تو اول آخر ہو جائے گا اور آخر اول۔ مگر سنوں میں مثلاً ۲ھ سے پہلے ۳ھ لے اور بعد میں ۱ھ لے تو یہاں جو

اول ہے وہی اول رہے گا یعنی اسی اول ہے۔ اسی طرح اوپر نیچے کو بھی قسم دوم نسبت واقعہ میں لیا ہے کہ سچت یا آسان اوپر ہیں تو اوپر ہی رہیں گے اس لئے کہ انسان سر نیچے اور پاؤں اوپر کر کے نہیں چلتا ہے۔

امام کس قدر منطقیانہ انداز (Logical) میں تحریر کرتے ہیں:-

”نسبت متقابلہ واقعہ میں کبھی دونوں جانب تحدید یعنی حد بندی ہوتی ہے کبھی صرف ایک تحدید ہوتی ہے دوسری جانب اس کے مقابلے میں غیر محدود مرسل رہتی ہے جیسے کسی شے سے اتصال و انفصال۔ اتصال محدود ہے اس میں کمی و بیشی کی راہ محدود مگر انفصال کیلئے کوئی حد نہیں جتنا بھی فاصلہ ہو گا انفصال ہی رہے گا۔ ہاں نسبت اعتبار یہ میں کسی طرف تحدید ضروری نہیں کہ وہ تابع اعتبار ہیں۔ فوق و تحت نسبت واقعہ سے ہیں تو ضرور ان میں تو ایک جانب تحدید ضرور ہے ورنہ اعتبار محض رہ جائیں گے۔“

(ص ۱۳۳-۱۳۴)

امام احمد رضا نے آئن سٹائن کے نظریہ اضافیت کے رد میں اپنی حیرت انگیز ریاضی دانی کا مظاہرہ بھی کیا ہے اور خالص ریاضی (Pure Mathematics) کے اصول Real analysis (تجزیہ اصلی) کے چند تصورات جیسے جہت (Direction) پارشل آرڈرنگ (Partial ordering) بائینری ریلیشن (Binary relation) حد بندی (limit) لینیئر آرڈرنگ (Linear ordering) وغیرہ۔

جیسا کہ ابتداء میں عرض کیا جا چکا ہے کہ سائنس ہو یا کوئی بھی علم و فن سدا اقدم و خط (Trial & Error) کے مرحلے سے گزرتے رہتے ہیں انھیں کے مد نظر نیوٹن اور آئن سٹائن کے بہت سے اصولوں اور نظریوں میں اصلاحات و ترمیمات ہوئی ہیں اور خود جرمنی کے ایک سوسائٹڈ انوں نے آئن سٹائن کے نظریہ سے اختلاف کیا ہے جس کے لئے کتاب Hundred Scientists against Albert Einstein دیکھی جاسکتی ہے۔

امام احمد رضا قرآن کے عالم تھے اور قرآن میں ہر شے اور ہر جائز علم بشمول سائنس کا بیان ہے اور قرآنی علوم کو کبھی بھی جھٹایا نہیں جاسکتا اسی لئے امام احمد رضا نے قرآن اور اس کی تفسیر حدیث کے علوم کی روشنی میں غیر اسلامی نظریات سائنس کا رد کیا ہے اور سائنس دانوں کا تعاقب فرمایا ہے۔ ضرورت ہے کہ امام احمد رضا کے سائنسی اصولوں اور نظریوں پر تحقیقی امور انجام دیئے جائیں۔

×—————×